ٹیلیفون نمبر ۳۳
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵
یوم پنجشنبہ

جلد ۳۴ | ۲۳ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ہش | ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ | ۲۳ مئی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۲۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ ہجرت۔ آج شام کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے آج حضور نے ۲ گھنٹے ۹ منٹ تک مندرجہ ذیل اصحاب کو شرف ملاقات بخشا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ناظر اعلےٰ۔ جناب ناظر صاحب امور عامہ۔ مکرم مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ نائب ناظم صاحب تجارت

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی عام طبیعت اچھی ہے۔ اب اصل مرض میں بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے کچھ افاقہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے گیانی واحد حسین صاحب کو جلسے میں شمولیت کے لئے گجرات بھیجا۔

ضرورت نبوّت اور مسلمان

کیا نبی کی بجائے ایک جماعت کام آسکتی ہے؟

رسالہ "معارف" کے ماہ اپریل کے پرچہ میں ایک مضمون "امت مسلمہ کی بعثت" کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت کے بعد آپ کی امت میں سے اور آپ کی غلامی میں بھی کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نبوت کے فرائض اللہ تعالےٰ نے امت ہی میں سے ایک گروہ اور جماعت کے سپرد کر دیئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"مسلمانوں کا ایک گروہ ... ظاہری و باطنی غلبہ اور قوت کے ساتھ قیامت تک باقی رہے گا۔ تاکہ پیغام حق قیامت تک دنیا میں قائم و باقی رہے۔ اس کے صاف معنے یہ ہیں کہ اسلام میں آئندہ کسی جدید نبی کی بعثت نہ ہوگی۔ اور یہ فرض جو پہلے انبیاء کے ذریعہ ادا ہوتا تھا۔ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت انجام دیگی۔"

مندرجہ بالا سطور میں کم از کم یہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد بھی نبوت کی ضرورت تو موجود ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ ضرورت کس طرح پوری ہو سکتی ہے۔ دراصل نبوت کی ضرورت کا احساس ایک فطری اور طبعی تقاضہ ہے۔ جس کا کسی صورت میں بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ بھی ضرورت نبوت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔ جو بڑی شدومد کے ساتھ اب کسی نبی کے آنے کا انکار کرتے ہیں۔ خواہ وہ نبی رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا خادم اور آپ کی غلامی پر نازاں ہی کیوں نہ ہو۔

اب رہا یہ کہنا کہ جو فرض پہلے انبیاء ادا کیا کرتے تھے۔ وہ اب "مسلمانوں کی ایک جماعت انجام دے گی۔" یہ ایک ایسا دعوےٰ ہے۔ جس کی تائید نہ عقل کرتی ہے نہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے ہوتی ہے۔ اول تو ایک جماعت اس وقت تک جماعت کہلا ہی نہیں سکتی۔ جب تک رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس کا ایک واجب الاطاعت امام نہ ہو۔ اور ہمارا دعوےٰ ہے کہ ان معنوں میں مسلمانوں کے اندر صدیوں سے کسی جماعت کا وجود مفقود ہے۔ لیکن اس کے علاوہ خود مضمون نگار صاحب نے "انبیاء کا فریضہ ادا کرنے والی جماعت" کے لئے جن خصوصیات کا ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ وہ بھی تو آج مسلمانوں کے کسی گروہ میں پائی نہیں جاتیں۔ مضمون نگار صاحب کے خیال میں۔ ایسی جماعت کے حسب ذیل آثار اور فرائض ہیں:۔ (۱) "ادائے نماز کی سختی سے پابندی کرنے والی (۲) ادائے زکوٰۃ پر عامل (۳) ایمان باللہ اور توکل علی اللہ سے پوری طرح مضبوط (۴) رکوع و سجود و عبادت الٰہی کی خوگر (۵) امور خیر پر حریص (۶) راہ حق میں جہاد اور فداکاری پر آمادہ رہنے والی۔" اب اہل نظر خود انصاف فرمائیں۔ کیا روئے زمین پر مسلمانوں میں کوئی ایسی جماعت موجود ہے۔ جو مندرجہ بالا خصوصیات کی حامل ہو۔ اور وہ ایک واجب الاطاعت امام کے ماتحت ہو۔ مسلمانوں کے ایک ایک فرقہ اور ایک ایک گروہ کا تجزیہ کر لیجئے۔ آپ کو ایسی جماعت دنیا کے تختہ پر کہیں بھی نہ ملیگی ہاں ایک جماعت موجود ہے۔ جس میں یہ تمام خصوصیات اور ان کے علاوہ اور بھی بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ اور جس کا صحیح معنوں میں ایک واجب الاطاعت امام بھی موجود ہے۔ یعنی جماعت احمدیہ۔ مگر یہ جماعت ایک نبی کے ذریعہ ہی عالم وجود میں آئی ہے۔ اب یا تو اس جماعت کو نبوت کے فرائض سرانجام دینے والی جماعت تسلیم کیا جائے اور اس میں شامل ہو کر موجودہ زمانہ میں مبعوث ہونے والے نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا جائے۔ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے وابستگی کا اظہار اس شدت سے فرمایا ہے کہ ع

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

یا پھر ثابت کیا جائے کہ فرائض نبوت ادا کرنے والی اور کونسی جماعت ہے

رسالہ معارف کے مضمون میں جو آیات قرآنیہ یا احادیث پیش کی گئی ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی ایسی نہیں۔ جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ جس سے خود مضمون نگار صاحب کو بھی انکار نہیں۔ کیونکہ وہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد کے قائل ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔ "اس آیت سے یہ ظاہر ہے کہ اہل اسلام اور ان کے ساتھ عیسائی بھی قیامت تک دنیا میں باقی رہنے والے ہیں۔ اور عجب نہیں کہ حق و باطل کے یہ دو حریف قیامت تک باہم کشمکش میں بھی مبتلا رہیں۔ یہاں تک کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نزول سے مسلمانوں کو غلبہ تام حاصل ہو جائے۔"

مگر سوال یہ ہے کہ جب اسلام میں ہمیشہ ایک گروہ نبوت کے فرائض سرانجام دینے کے لئے موجود رہیگا۔ تو پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے آنے کی ضرورت ہی کیا باقی رہ جاتی ہے؟ کیا وہ مزعومہ جماعت اپنے فرائض کما حقہ ادا نہ کر سکے گی۔ کہ انیس سو سال کے ایسے نبی کو لانے کی ضرورت پڑے گی۔ جو نہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت میں سے ہے

ایڈیٹر: غلام نبی
بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اور نہ اسلام کی اشاعت اس کے فرائض میں داخل ہے۔ اور نہ اس کا کوئی ایسا کارنامہ موجود ہے۔ کہ دوسرے انبیاء حتّٰی کہ سید ولد آدم حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بھی چھوڑ کر۔ اس کا دوبارہ لایا جانا ضروری قرار پائے۔ ذرا غور فرمائیے۔ اسلام کی اکملیت۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کاملیت اور امت اسلامیہ کے خیر الامم ہونے کے باوجود اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی ضرورت باقی ہے۔ جو نبی ہیں۔ اور پیش کردہ آیات واحادیث نزول عیسیٰ میں کوئی روک پیدا نہیں کر سکتیں۔ تو پھر بار بار یہ لکھنے کا کیا مطلب ہے۔ کہ "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قیامت تک کے لئے خاتم الانبیاء ہو کر تشریف لائے ہیں۔ اور اب آپ کے بعد کوئی دوسرا قیامت تک آنے والا نہیں"۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیاوی لحاظ سے تو قومیں ہمیشہ بنتی اور بگڑتی رہتی ہیں۔ جب کسی قوم کو کوئی موزون رہنما اور قابل دماغ میسر آجاتے ہیں۔ تو اس کی خوابیدہ قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔ اور وہ ترقی کر جاتی ہے۔ پھر جب کوئی قوم ان چیزوں سے محروم ہو جائے۔ تو وہ دنیوی ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتی ہے۔ لیکن مذہبی اور روحانی عالم میں کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ کوئی قوم مذہبی اور روحانی طور پر گر گئی ہو۔ اور پھر کسی خود ساختہ لیڈر، انجمن یا سوسائٹی کی کوشش سے اس نے مذہبی زندگی حاصل کی ہو۔ مذہبی اور روحانی ترقی ایک آسمانی چیز ہے جو ہمیشہ آسمان کے ساتھ تعلق رکھنے والے انبیاء کے ذریعہ ہی حاصل ہوا کرتی ہے۔

اسلام نے بھی باوجود اپنی مکمل ترین آخری اور عالمگیر تعلیم کے اس اصل کو تسلیم فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن کریم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بعثت کے بعد بھی نبوت کو (آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیروی اور قرآن مجید کی اطاعت میں) جاری قرار دیا ہے" جیسا کہ فرمایا:۔ یا بنی اٰدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیتی فمن اتقٰی واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون یعنی اے بنی آدم! اگر تمہارے پاس میرے رسول آئیں تمہیں میں سے اور وہ تمہارے سامنے میری آیات بیان کریں۔ تو اس وقت جو شخص تقویٰ اختیار کرے گا۔ اور اپنی اصلاح کرے گا۔ تو ایسے لوگوں پر کسی قسم کا خوف غالب نہیں آئے گا۔ اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی جب آخری زمانہ میں اپنی امت میں ایک خطرناک بگاڑ پیدا ہونے کی خبر دی۔ تو اس کے علاج کے طور پر یہ نہیں فرمایا۔ کہ ایسی حالت میں کوئی جماعت۔ انجمن یا لیڈر امت کی اصلاح کریگا۔ بلکہ مہدی اور مسیح کے آنے کی بشارت دی۔ چنانچہ فرمایا:۔ والذی نفسی بیدہٖ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکمًا عدلًا (بخاری) یعنی مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ تمہارے درمیان ضرور مسیح بن مریم نازل ہوگا۔ جو تمہارے اختلافات کا ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرے گا۔

کاش مسلمان بجائے ادھر ادھر ٹھوکریں کھانے کے اس حقیقت کو سمجھیں اور اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر ترقی کا دروازہ بند کرنے کی بجائے اسلام کے بطل جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہو کر اسلام کی شوکت کے بڑھانے کا موجب بنیں۔ کیونکہ آج اسلام کی ترقی اور عروج کا واحد ذریعہ احمدیت اور صرف احمدیت ہی ہے۔ ؎

دوڑ کر میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
المسیح الموعود

خاکسار خورشید احمد

تحریک جدید کا تبلیغی مرکزی فنڈ

تحریک جدید کا مالی جہاد اپنے اندر وہ شان رکھتا ہے۔ کہ اس میں حصہ لینے والے احباب قیامت تک اللہ تعالیٰ کے حضور سے ثواب لیتے رہیں گے۔ اسی لئے کہ تحریک جدید کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے ایک تبلیغی مرکزی فنڈ قائم کیا جائیگا۔ جس سے تبلیغی اخراجات کئے جائینگے۔ پس ایسے جہاد میں ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ شامل ہو کر رضا الٰہی حاصل کرے۔ ہر جماعت کا سکرٹری تحریک جدید یا امیر یا پریذیڈنٹ جائزہ لے کہ کیا اسکی جماعت کے ہر فرد نے تحریک جدید میں شمولیت کا فخر حاصل کر لیا۔ اگر نہیں تو جو احباب اب تک شامل نہیں۔ ان کو شامل کرنے کی کوشش فرماویں۔ اور ایسے احباب کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف دیکر شامل ہو سکتے ہیں۔ نئی پانچہزاری فوج میں شامل ہونے کا الگ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۲۲ ماہ ہجرت مطابق ۲۲ مئی ۱۹۴۶ء

احمدی کہلا کر آپس کی لڑائی جھگڑے کے کیا معنی؟

آج بعد نماز مغرب تا عشا کی مجلس میں حضور نے فرمایا۔ قادیان سے بھی اور باہر سے بھی ایسی شکایات میرے پاس آتی رہتی ہیں کہ احمدی معمولی معمولی باتوں پر آپس میں لڑتے اور ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ تعجب آتا ہے کہ ایک آدمی احمدیت قبول کرکے اس کی تعلیم پر غور کیوں نہ کرے۔ اور کیوں اس کے مطابق اپنا عمل نہ بنائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے امتحان ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں صبح کی نماز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا درس ہوتا ہے۔ باہر اگر کہیں نہیں ہوتا تو نظارت تعلیم و تربیت کو توجہ کرنی چاہیئے۔ احمدیت کی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے اعلانات بھی ہوتے رہتے ہیں باوجود اس کے اگر اصولی تعلیم پر کوئی احمدی کہلا کر عمل نہیں کرتا۔ تو کس قدر افسوس کی بات ہے۔

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ دنیا میں اس قسم کی مثالیں تو بکثرت ملتی ہیں۔ کہ جن پر ظلم کیا گیا۔ دکھ دیئے گئے۔ مارا اور گھروں سے نکالا گیا۔ ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھنے والوں نے بھی جب ان کے حالات سنے۔ تو ان سے محبت اور پیار پیدا ہو گیا۔ مگر ایسی کوئی مثال نہیں ملتی۔ کہ کسی نے جوتی اتار کر کسی کے سر پر دے ماری ہو۔ اور دیکھنے والوں نے مارنے والے سے محبت اور پیار کا اظہار کرنا شروع کر دیا ہو۔ غرض مار کھانے اور ظلم کا شکار بننے والوں سے ہمدردی اور محبت پیدا ہونے کی تو لاکھوں مثالیں موجود ہیں۔ اگر ایک ماں بھی اپنے بچے کو مارے۔ تو ہمسائی دوڑتی آجاتی ہے۔ کہ بچے کو بچائے۔ اور بچے کی مظلومیت کو دیکھ کر اسکی ماں کو کوسنا شروع کر دیتی ہے۔ کہ تو کیسی ظالم ہے بچے کو اس بے دردی سے مارتی ہے۔ لیکن کبھی کسی نے دیکھا۔ کہ ماں یا باپ بچے کو مارے۔ تو ہمسائے بھی آکر مارنا شروع کر دیں۔ یہ تو ہوتا ہے۔ کہ استاد کسی لڑکے کو مارے۔ تو دیکھنے والے کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ کیسا ظالم استاد ہے۔ مگر یہ نہیں ہوتا۔ کہ مارنے والے استاد سے اس وقت کوئی اپنے محبت کا اظہار کرنا شروع کر دے۔ کہ اس نے لڑکے کو خوب مارا ہے۔ پس تم یہ تو ضرور دیکھو گے۔ کہ مار کھانے والے کی طرف اجنبی کا دل خود بخود مائل ہو جاتا اور اسکی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اسے قابل ہمدردی سمجھا جاتا ہے۔ مگر یہ نہیں کسی نے دیکھا ہوگا۔ کہ ظالم سے لوگ محبت کرتے اور اسکی تعریف کرتے ہوں۔ یہ مسئلہ کوئی ایسا مشکل نہیں کہ اسے سمجھانے کے لئے افلاطون ہی آئے۔ ہر شخص خود بخود سمجھ سکتا ہے۔

اس بارے میں اپنے مشاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں نے ایک لمبی عمر انسانوں میں گذاری ہے۔ اور بے شمار انسانوں سے ملا ہوں۔ میں نے کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں دیکھا۔ جس نے یہ کہا ہو۔ کہ میں نے فلاں کو ظلم کرتے دیکھا۔ تو میرے دل میں اسکی بیحد محبت پیدا ہو گئی۔ مگر ایسے سینکڑوں اور ہزاروں انسان دیکھے ہیں۔ جنہوں نے کسی کو مار پڑتی دیکھی۔ تو باوجود کسی قسم کا تعلق نہ ہونے کے اس کے متعلق ہمدردی پیدا ہو گئی۔ پس دنیا میں مظلوم ہی محبوب ہو سکتا ہے۔ ظالم کبھی محبوب نہیں بن سکتا۔ اور نہ اس سے کسی کو ہمدردی اور محبت ہو سکتی ہے۔ جب ہر شخص یہ بات جانتا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ لوگ ظالم بننے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور مظلوم بننا پسند نہیں کرتے۔ (باقی) خاکسار غلام نبی،

تصحیح

پرسوں کے پرچہ میں ایک فقرہ یہ لکھا گیا ہے کہ گھانس کو کاٹ کر ہموار کرنا یا انسان کے چہرہ کے بالوں کو کاٹ کر چھوٹے بڑے کو برابر کرنا تہذیب کہلاتا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں۔ حضور نے یہ فرمایا تھا۔ کہ گھانس یا درختوں کو کاٹنا چھانٹنا اور درست کرنا تہذیب ہوتی ہے۔ اور بالوں کی کاٹ چھانٹ تزئین کہلاتی ہے۔

روزمرہ پیش آنے والے واقعات سے

انبیاء کی صداقت کا ثبوت

مولوی مناظر احسن صاحب گیلانی صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کا ایک مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کے خلاف رسالہ برہان دہلی ماہ مئی میں شائع ہوا ہے۔ مولوی صاحب اس مضمون میں اپنی مفسرانہ شان کے اظہار کے لئے محاج ابراہیمی کے واقعہ کی ایک نئی تفسیر سے قارئین کو روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ یہ تفسیر ایجاد خود ہے۔ یا دوسرے لوگوں کی آراء سے ماخوذ غلط ہے یا صحیح فی الحال مجھے اس سے بحث نہیں۔ مجھے صرف یہ بتانا ہے کہ مولوی صاحب نے اپنے سطحی مفہوم کی تشریح میں جو طریق اختیار کیا ہے۔ وہ ظلم وتعصب سے کس قدر قریب ہے۔ آپ نمرود کے جواب انا احی و امیت کی تفسیر یہ کرتے ہیں۔ کہ اس میں نمرودی ذہنیت رکھنے والوں کے عام طریقہ عمل کی طرف اشارہ ہے۔ جو حوادث کو یعنی روزمرہ پیش آنے والے واقعات کا ایک بڑا حصہ اپنی طرف منسوب کر لیتے ہیں۔ اور پھر لکھا ہے۔

"ایک کھلی ہوئی مثال اس کی مرزا غلام احمد قادیانی تھے۔ عموماً ان کی پیشگوئیوں میں آپ کو یہی بات نظر آئے گی۔ کہ قدرتی واقعات جو قدرتی قوانین کے زیر اثر پیش آتے رہتے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب ان واقعات کے ایک بڑے حصہ کو اپنی طرف منسوب کر لینے کے عموماً عادی تھے۔" لیکن مولوی صاحب کا یہ الزام کوئی نیا نہیں ہر زمانے میں ایک طبقہ پایا گیا ہے۔ جو اس "نمرودی مغالطہ" سے کام لینے کا عادی رہا ہے۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہی اعتراض ہوئے نوح علیہ السلام تشریف لائے۔ اور آپ نے فرمایا۔ اے قوم تیری حالت ابتر ہے اور اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ تم میں کوئی مصلح مبعوث ہو۔ اور وہ مصلح میں ہوں۔ میرے ماننے میں نجات ہے۔ اور میرے انکار میں تباہی قوم نے اس کے جواب میں کہا اتنے معمولی آدمی ہو کر اتنی بڑی بات کہتے ہو۔ لیڈری کا شوق ہے تم کون ہو ہماری غلطیاں گنوانے والے یا ہمیں ہلاکت وتباہی سے بچانے والے آپ نے فرمایا یہ تو فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس تقدیر کو تم نہیں بدل سکتے۔ خدا تعالیٰ نے چند اتفاقی اور چند غیر اتفاقی یعنی روزمرہ پیش آنے والے واقعات میری صداقت کے اظہار کے لئے میری ذات کے ساتھ وابستہ کئے ہیں۔ وہ واقعات مجھ سے صادر نہیں ہونگے۔ کریگا ان کو خدا ہی لیکن وہ ہونگے میری صداقت کے اظہار کے لئے۔

یہی آکر حضرت ابراہیم نے کہا اور یہی جواب اس کو قوم نے دیا۔ یہی کچھ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ گذرا۔ آپ نے اصلاح کی تلقین فرمائی۔ لیکن مخالف کی طرف سے جواب آیا۔ یریدون ان یخرجکم من ارضکم۔ یہ معمولی سا آدمی جو ہماری روٹیوں پر پلا ہے۔ اب اس قدر جرأت سے کام لینے لگا ہے کہ ہمیں ہمارے وطن سے نکالنے کے منصوبے سوچ رہا ہے۔

پھر سید ولد آدم خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم بھی اسی قسم کے الزامات سے ستائے گئے۔ آپ نے فرمایا میرے ماننے میں نجات ہے۔ ہلاکت وبربادی تمہارے دروازے پر کھڑی ہے۔ اگر تم مجھے نہ مانوگے تو قحط پڑیگا۔ جو میری صداقت کا نشان ہوگا۔ سب مخالف ناکام ونامراد ہونگے۔ اور ان کی ناکامی میری صداقت کا نشان ہوگی۔ روم غالب آئے گا۔ اور ایران مغلوب ہوگا۔ اور یہ واقعہ میری صداقت کا نشان ہوگا۔ زلزلے آئینگے بیماریاں پڑینگی۔ جنگیں ہونگی۔ اور وہ میری صداقت کے نشان ہونگے۔ میری امت ابھر کر گریگی۔ اور پھر گر کر سنبھلے گی۔ اور یہ میری صداقت کا نشان ہوگا۔ لیکن نمرودی مغالطہ سے کام لینے والے یہی اعتراض کرتے رہے۔ یہ بھی کوئی صداقت کی دلیل ہے۔ یہ تو روزمرہ کے واقعات ہیں۔ جنہیں تم خواہ مخواہ اپنی طرف منسوب کر رہے ہو۔ کیا قحط پڑا نہیں کرتے۔ زلزلے آیا نہیں کرتے۔ ایران کے حالات ہی ایسے تھے کہ وہ مغلوب ہوتا۔ یہ تو سیاست کا ایک معمولی طالب علم بھی جانتا تھا ایک اندازے کو اپنی صداقت کا نشان بنا دیا عرب خود ہی متحد ہونے کے لئے تیار تھا۔ صرف انہیں معمولی سہارے کی ضرورت تھی۔ ورنہ عرب کی یہ غیر معمولی کامیابی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت اور مامور من اللہ ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔

غرض اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والے اپنی مذہبی فوقیت کا دعوےٰ کرنے والے اپنی علمی برتری پر نازاں اور پندار خودی میں اپنی ناکامیوں کو بھی کامیابی قرار دینے والے متکبرین کو رسول ہمیشہ ایک معمولی انسان نظر آیا۔ جسکا دعوےٰ اصلاح ان کے نزدیک چھوٹا منہ بڑی بات کا مصداق تھا۔ وہ سمجھنے لگے کہ وہ خود اصلاح یافتہ اور مصلح ہیں۔ یہ معمولی آدمی جس نے کچھ پڑھا نہیں۔ جس کے پاس کوئی ڈگری نہیں جو کسی جماعت کا لیڈر نہیں۔ مسکین طبع اور گوشہ نشین ہے۔ کیونکر ہمارا مصلح بن سکتا ہے۔ بھلا اس کی بات نہ ماننے سے ہلاک کیسے ہونگے۔ اور اسکے مان لینے سے ہم نجات کیسے پا سکیں گے۔

مخالفت ہر زمانہ میں ہوتی ہے۔ اور موجودہ زمانہ کے مصلح کی بھی ہو رہی ہے۔ اگر مولوی صاحب حق پسندی کے جذبات کے ماتحت ہر زمانہ کے نبی کے حالات کا بغور مطالعہ کریں۔ تو تمام مخالفین نبوت کے اعتراضات بالکل ویسے ہی نہیں نظر آئینگے جس قسم کے اعتراضات وہ خود کر رہے ہیں۔ کسی نبی نے بڑائی کا دعوےٰ نہیں کیا۔ وہ ہمیشہ یہی کہتے رہے انما انا بشر مثلکم۔ انی عبد اللہ۔ میں تمہاری طرح کا انسان ہوں میں تو اللہ تعالےٰ کا بندہ ہوں۔ اور خدا ہی کی بڑائی کے اظہار کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ اگر میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ تو یہ خدا سے پوچھو جس نے مجھے اس کام کے لئے کھڑا کیا۔ لیکن دشمن ہمیشہ یہی کہتا رہا۔ نہیں تم بڑے بننا چاہتے ہو۔ تم کائنات پر تصرف حاصل کر لینے کے مدعی ہو۔ خدائی اختیارات رکھنے کا دعوےٰ کرتے ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی فرمایا کہ ؎

میں تھا غریب وبیکس وگمنام وبے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

لیکن اس کے ساتھ ہی میرے دل میں اسلام کے متعلق درد تھا۔ مجھ سے اسلام کی ذبوں حالی دیکھی نہ جاتی تھی۔ نہایت تضرع وعاجزی سے بارگاہ ایزدی میں دعائیں مانگتا تھا۔ کہ وہ اسلام کی تروتازگی اس کی ترقی وکامیابی کے سامان کرے۔ دنیا کا مذہب اسلام ہو۔ اس کے ماننے والے عبادت میں اخلاق میں طور واطوار میں علم میں تجارت میں صنعت وحرفت میں سیاست وقیادت میں سب سے فائق ہوں۔

آخر اس نے میری ان دعاؤں کو سنا اور مجھ غریب وبیکس پر ہی اس کی نظر انتخاب پڑی۔ اس نے اپنے نبیؐ سے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کیا۔ اور اسی کی امت کے ایک فرد کو جو اس کی غلامی کو فخر سمجھتا ہے باغ اسلام کا مالی مقرر کیا۔ تکمیل اشاعت کا کام اس نے اس کے سپرد کیا۔ اور مسلمانوں کے تشتت وافتراق کو دور کرنے کا اسے مرکز بنایا۔ آپ نے فرمایا روئے زمین کے مسلمانوں کو جمع کرنے کا کام اب میرے سپرد ہوا ہے۔ اب کوئی ایسی تنظیم کامیاب نہیں ہو سکتی جو اسلام کی ترقی کے لئے مجھ سے الگ ہو کر قائم کی گئی ہو۔ بدا الاسلام غریباً وسیعود غریباً کی پیشگوئی پوری ہو چکی ہے

اس لئے اب پھر اسی طریق پر اسلام کی کامیابی کے سامان ہوں گے۔ جس طریق پر اسلام کے ابتدائی غربت کے دور میں ہوئے تھے۔ خداوند تعالیٰ اس کے لئے اپنی جلالی شان کا اظہار بھی کریگا۔ اور اپنی جمالی شان کے کرشمے بھی دکھائے گا۔ اب جو بھی اسلام کے نام پر تلوار اٹھاتا ہے۔ وہ جھوٹا ہے اسے اسلام کی ہمدردی نہیں۔ بلکہ وہ ذاتی منفعت کا خواہاں اور خود غرضی کا دلدادہ ہے۔ اسلام کی تمکین تو اس لئے ہے۔ کہ اس کے ماننے والے نمازوں کو قائم کریں۔ زکوٰۃ ادا کریں۔ نیک کاموں کی تلقین کریں۔ اور برے کاموں سے بچیں۔ یہ اغراض وہی لوگ پوری کر سکتے ہیں۔ جو خود ان صفات سے متصف ہوں۔ ایسے لوگ جنہیں نمازوں سے غرض نہ ہو۔ زکوٰۃ کا نام نہ لیتے ہوں۔ اپنے مخالف کے ساتھ انصاف کرنا جانتے نہ ہوں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بجائے ان کا شیوہ الزام تراشی اور جھوٹ پروری ہو۔ ان کی کوششیں اسلام کو کب بار آور اور تر و تازہ بنا سکتی ہیں۔ وہ سیاسی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اقتصادی برتری کے لئے اتحاد کر سکتے ہیں۔ لیکن اسلام کی تمکین ان کے بس کی بات نہ ہوگی۔ سوائے اس کے کہ وہ مجھے مانیں۔ اور وہ طریق کار اختیار کریں۔ جو خدا نے مجھے بتایا ہے۔

اس کے بعد مسلمانوں نے آپ سے الگ ہو کر جو طریق بھی بظاہر اسلام کی ترقی کے اختیار کئے۔ ان میں وہ ناکام ہوئے۔ کیونکہ اس سے ان کی ذاتی اغراض وابستہ تھیں۔ ان کی ہر مذہبی تحریک ناکام ہوئی۔ ہر وہ تنظیم جو مرکز کے لئے کی گئی۔ ایک امام ایک خلیفہ اور ایک امیر شریعت بنانے کے لئے کی گئی۔ وہ بری طرح فیل ہوئی۔ اتحاد اسلامی کی تحریک اپنی موت آپ مرگئی۔ خلافت کے قیام و بقا کے لئے ایجیٹیشن شروع کی گئی۔ اور اسے عین اسلام کی خدمت قرار دیا گیا۔ قرآن و حدیث کے فتوے اس کی تائید میں لکھے گئے۔ لیکن اس کا جو حشر کفر کے ہاتھوں ہوا۔ آج بھی وہ خون کے آنسو رلا رہا ہے۔ جن کو خلیفہ بنایا جا رہا تھا۔ وہ خود خلافت سے دست بردار ہو گئے۔ انہوں نے اسے فضول چیز قرار دے دیا۔ اسلام انہیں اپنی ترقی میں روک نظر آنے لگا۔ اسلامی نظام مالیات کی بجائے سوئٹزرلینڈ کا دستور انہیں زیادہ صحیح معلوم ہوا۔ تحریک ہجرت ایک خطرناک اقدام ثابت ہوئی اور اب یہ حال ہے کہ جو تحریک بھی شروع ہوتی ہے۔ نام اور واسطہ اس میں اسلام کا ہوتا ہے۔ لیکن وہ بن کراتی ہے۔ گاندھی کیمپ واردھا سے یا ویسٹ منسٹر ہال لنڈن سے اور پھر اس کے بعد اسکی تائید میں قرآن اور حدیث سے دلائل کی تلاش شروع ہوتی ہے۔ ہم اپنے مرکز اور اپنے امام کی رہنمائی کو موید من اللہ تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن مولوی صاحب اور ان کے ہم مشربوں کے نزدیک یہ بالکل معمولی اور کمزور مرکز ہے۔ لیکن باوجود ہزار خواہش کے وہ اس قسم کا کوئی (کمزور) مرکز بھی نہ بنا سکے کوئی ایسا امام منتخب نہ کر سکے۔ جو واجب الاطاعت ہو۔ اور اس کی اطاعت تمام مسلمان کہلانے والے اپنا فرض سمجھیں۔ اس کی آواز پر سینکڑوں نوجوان ہر قسم کی قابلیتوں کے باوجود خدمت اسلام کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیں۔ ان میں دینی علوم کے فاضل بھی ہوں۔ پی۔ ایچ۔ ڈی بھی ہوں۔ ایم۔ اے بھی ہوں۔ بی۔ اے بھی ہوں۔ ڈاکٹر بھی ہوں۔ انجنیئر بھی ہوں۔ تاجر بھی ہوں اور دوسرے ہر قسم کے علوم و فنون کے ماہر بھی ہوں۔ پھر مالی قربانیاں اس کے ماننے والوں کی بے مثال ہوں۔ حالانکہ وہ کروڑوں ہیں۔ اور جماعت احمدیہ ابھی بالکل چھوٹی سی جماعت ہے۔ جو ان کے مقابلہ میں ہزارواں حصہ بھی نہیں۔ لیکن اسکی جانی اور مالی قربانیاں اسکی تنظیمی اور تبلیغی کوششیں ان سے ہزاروں گنا بڑھ کر ہیں۔ اگر حق مولوی صاحب اور ان کے ہم عقیدہ لوگوں کے ساتھ ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ خدا حق کی تائید میں ان کی مدد نہیں کرتا۔ اب یہ سب کچھ جو عین پیشگوئی کے مطابق ہو رہا ہے۔ کونسا روزمرہ کا واقعہ ہے۔ کیا حضرت مرزا صاحبؑ نے ان کے ہاتھ روک رکھے ہیں۔ کیا انہیں علم و احساس نہیں۔ جب وہ آزاد ہیں۔ جب ان کو اس کا علم و احساس ہے۔ اور جب وہ سینکڑوں دفعہ اس ضرورت کا اظہار کر چکے ہیں۔ اور اس کا قیام ان کی دلی تمنا ہے۔ تو پھر وہ کونسی روک ہے۔ جو ان کو کامیاب نہیں ہونے دیتی۔ کیوں ان کی کوششوں سے ایسے آدمی کھڑے نہیں ہوتے۔ جو خود اسلام کا نمونہ بن کر اسلام کی اشاعت کے لئے کمربستہ ہوں ہندوستان میں پھیلیں اور دوسرے ملکوں پر بھی چھا جائیں۔ کیا اسلام کو اس کی ضرورت نہیں۔

(خاکسار ملک سیف الرحمٰن واقفِ زندگی)

زعیم بہائیت شوقی آفندی صاحب کا انکار

احمدی مبلغین کے ساتھ ملاقات کرنے سے

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر احمدی مجاہد مقیم فلسطین

جب سے خاکسار فلسطین آیا ہے۔ اس امر کی کوشش کر رہا تھا۔ کہ کسی طریق سے بہائیوں کے موجودہ زعیم شوقی آفندی صاحب سے ملاقات کی جا سکے۔ مگر جب بھی اس کے متعلق کوشش کی گئی۔ یہی جواب ملا کہ شوقی صاحب آج کل حیفا میں تشریف نہیں رکھتے۔ اور ایک دفعہ تو ان کے خادم نے ان کے متعلق لاعلمی کا بھی اظہار کیا۔ مجھے جماعت کے بعض دوستوں نے بتایا۔ کہ شوقی آفندی سے کسی احمدی کا ملاقات کرنا ناقابل حل معمہ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ کیونکہ کچھ عرصہ ہوا۔ زعیم بہائیت کے نام مختلف مضامین کی متعدد چٹھیاں ارسال کر کے ان کا جواب طلب کیا گیا تھا۔ مگر جواب ندارد۔ پھر ہماری جماعت کا وفد شوقی صاحب کے پاس گیا مگر ملاقات سے انکار۔ چنانچہ مکرم مولوی محمد شریف صاحب مبلغ بلاد عربیہ اور جماعت حیفا کے پریذیڈنٹ السید رشدی البسطی و برادرم رفیق شاغور شوقی صاحب کی ملاقات کے لئے گئے۔ ان معززین کو کمرہ انتظار میں بٹھا کر خادم کے ذریعہ دریافت کیا کہ ملاقات کی غرض کیا ہے؟ مکرم مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ آپ بہائیت کے زعیم ہیں۔ اور میں جماعت احمدیہ کا بلاد عربیہ میں مبلغ ہوں۔ میں آپ سے تبادلہ خیالات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ پیغام سنکر خادم کے ذریعہ کہلا بھیجا۔ کہ مجھے فرصت نہیں ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ ایک شخص جس کو یہ دعویٰ ہے۔ کہ میں بہائیوں کا زعیم ہوں۔ اس کے آداب ملاقات یہ ہیں۔ کہ معززین کو کمرہ انتظار میں بٹھا کر یعنی ملاقات کا وعدہ کر کے پھر ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔

دوسری دفعہ مکرم مولوی صاحب معہ مکرم مولوی احسان الٰہی صاحب جنجوعہ اور برادرم السید موسیٰ نائیف ملاقات کے لئے گئے۔ مگر اہل خانہ کی طرف سے جواب ملا۔ کہ آپ یہاں نہیں ہیں۔ لیکن اب میں قارئین "الفضل" کے سامنے ایک ایسا موقع رکھنا چاہتا ہوں جس سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جائیگی کہ شوقی صاحب کسی احمدی سے ملاقات کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ ایام میں خاکسار اور برادرم ابو صلاح محمدؐ السکرٹر العام للجماعۃ الاحمدیہ بالکبابیر حیفا سے کبابیر کی طرف بس میں آ رہے تھے۔ جب بس بہائیوں کے باغیچہ کے پاس سے گذری۔ تو اتفاق کی بات ہے۔ شوقی صاحب اس وقت اپنے باغ میں چہل قدمی کر رہے تھے۔ برادرم موصوف نے مجھ سے کہا۔ یا استاذ ھو شوقی افندی۔ یہ علم ہونے پر کہ شوقی صاحب حیفا میں موجود ہیں۔ ملاقات کی خواہش زیادہ ہونی شروع ہوئی۔ آخر ۸ اپریل خاکسار مکرم شوقی صاحب کے "پرشین گارڈن" میں حاضر ہوا۔ شوقی صاحب مزدوروں اور مالی کے کام کی نگرانی کر رہے تھے۔ خاکسار نے گیٹ سے داخل ہوتے ہی السلام علیکم کہا اور اس کے بعد میں نے انہیں صرف اتنا ہی کہا تھا۔ کہ میں قادیان ہندوستان سے آیا ہوں۔ وہ خاکسار کو چھوڑ کر باغ کی دوسری طرف چل دیئے۔ ان کے اس طریق عمل کو دیکھ کر میں نے خیال کیا۔ کہ شاید یہ زعیم بہائیت نہیں۔ اور مجھے غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس پر میں نے کہا۔ مالی سے دریافت کرنا چاہیئے۔ کہ یہ صاحب کون ہیں؟ میں اس عربی گفتگو کو اردو میں درج ذیل کرتا ہوں:-

احمدی۔ یہ صاحب سیاہ کوٹ والے کون ہیں۔

مالی:- یہ شوقی ہے۔

احمدیؐ۔ کیا ان سے یہاں ملاقات کی جا سکتی ہے۔

مالی۔ آپ ملاقات ضرور اس وقت کرنا چاہتے ہیں۔

احمدی۔ اگر اس وقت ہو جائے تو بڑی خوش قسمتی ہوگی۔

مالی۔ اپنے ہاتھ میں چھوٹے دستے والی آری لے کر شوقی صاحب کے پاس گیا اور میری خواہش کا ذکر کیا۔ انہوں نے اس کو زجر و توبیخ کرتے ہوئے سختی سے جواب دیا۔ اس نے واپس آکر مجھے کہا کہ وہ تو مجھ سے ناراض ہوئے ہیں۔ آپ فی الحال باغ کی سیر کریں۔

احمدی۔ مگر باغ کی سیر سے شوقی صاحب کی ملاقات بہت بہتر ہے۔ اگر اس وقت وہ ملاقات کے لئے تیار نہیں تو کوئی اور وقت اور مقام مقرر کر دیں۔

مالی۔ یا سیدی۔ مجھے تو انہوں نے ڈانٹا ہے۔ ایک مزدور جو یہ گفتگو سن رہا تھا کہنے لگا تیرا فرض ہے کہ تو زائر کا پیغام اور خواہش کا ان کے سامنے اظہار کرے۔ اس پر پھر بیچارا بستانی کانپتے ہوئے شوقی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور واپس آکر مجھے کہا۔

مالی۔ یہاں ملاقات ہرگز نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اس سوال کا جواب (کہ ملاقات کے لئے کوئی وقت اور مقام مقرر کریں) دیا جا سکتا ہے یہ اصول کے خلاف ہے۔ میں نے آپ کی خواہش کا اظہار کر دیا ہے۔

اس کے بعد میں نے کوشش کی کہ خود ان سے گفتگو کروں۔ میں نے دروازہ کے سامنے کی جانب چہل قدمی شروع کر دی شوقی صاحب نے یہ دیکھ کر کہ زائر یہاں سے جانے کو تیار نہیں مالی کو بلا کر کہا کہ زائر سے کہد کہ وہ باغ کی تازہ میوہ کھائے ورنہ چلا جائے۔ مجھے یہ معلوم تھا کہ اب مزدور اپنا کام ختم کر چکے ہیں۔ اور شوقی صاحب لازمی طور پر کار پر سوار ہو کر گھر جائیں گے چنانچہ شوقی صاحب جب دروازہ سے باہر نکلے تو مجھے کہا کہ "مافش وقت" یعنی فرصت نہیں ہے اس کے بعد میں واپس آگیا۔

نقشہ بیعت ماہ مارچ ۱۹۴۶ء

مارچ ۱۹۴۶ء میں کل ۲۱۹ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ جنوری و فروری کی سست رفتار کے بعد اس مرتبہ پھر جماعت نے ترقی کی طرف قدم اٹھایا ہے۔ ضلع گورداسپور میں جماعتہائے مبادی خیرا۔ بھیرو چیچی وغیرہ۔ نیز مقامی تبلیغ کے مبلغوں نے تعداد بیعت کو سابقہ مہینوں کی نسبت کافی ترقی دی ہے۔ ریاست حیدرآباد دکن میں حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور مولوی عبدالمالک خانصاحب کی مساعی جمیلہ نے نمایاں تغیر پیدا کیا ہے۔ حلقہ سندھ میں بھی بیداری ہے۔ بنگال میں بھی جو جمود چھایا ہوا تھا زائل ہوتا نظر آتا ہے۔ یکم از کم اس مہینہ میں مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ کی جدوجہد سے اچھا نتیجہ مرتب ہوا ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خاں صوبہ سرحد میں اچھا کام ہوا ہے۔ تین احباب نے بیعت کی ہے۔ جو نواب آف ڈیرہ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس مہینہ میں گو رفتار بیعت سابقہ دو مہینوں کی نسبت ترقی پر رہی ہے۔ تاہم یہ کہنا صحیح ہے کہ اکثر جماعتوں نے رفتار بیعت کو بڑھانے کے لئے کوئی جدوجہد نہیں کی۔ چھوٹی چھوٹی جماعتوں کا تو ذکر ہی کیا ابھی تک بڑی بڑی اور اہم جماعتیں بھی اس طرف پوری توجہ نہیں دیتیں۔ ۶۹ منظم اور بڑی اہم جماعتوں کا نتیجہ صرف ۱۷ بیعتیں ہیں۔ جیسا کہ نقشہ مندرجہ ذیل سے ظاہر ہے۔

جماعتوں کی اس بے توجہگی کو دور کرنے کے لئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے کہ ہر بالغ احمدی فرد ایک سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد کرے۔ اس فرمان کی تعمیل کے لئے تمام جماعتوں کو "فارم تحریک وعدہ بیعت" بھجوایا جا چکا ہے جن جماعتوں نے ابھی تک فارم پُر کر کے نہیں بھجوایا۔ انہیں فوراً توجہ کرنی چاہیئے۔

انچارج دفتر بیعت قادیان

نقشہ بیعت اندرون ہند از یکم امان تا ۳۱ امان ۱۳۲۵ ہش

اس میں صرف دس فیصدی جماعتوں کی بیعت دکھائی گئی ہے

نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت
قادیان	۱۱	موسی بنی مائنز حلقہ بہار	x	کراچی	x
لاہور	۱	کرڑا پلی۔ اڑیسہ	x	ونجواں ضلع گورداسپور	۱
کریام ضلع جالندھر	x	کھاریاں ضلع گجرات	x ٥	فیروزپور شہر	x
دہلی	x	دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور	x	سامانہ محمود پور ریاست پٹیالہ	۱
سیالکوٹ	۱	پراونشل بنگال	۲۳	غوث گڑھ ماچھیواڑہ ریاست پٹیالہ	x
حیدرآباد دکن	۷	گنج مغلپورہ ضلع لاہور	۱	کجاگلپور	x
کلکتہ	x	باڑی پورچک امرج کشمیر	x	کپورتھلہ	x
کیرنگ اڑیسہ	x	رشی نگر "	x	کوئٹہ	x
ناسنور کشمیر	x	دوالمیال ضلع جہلم	x	جانگریاں مانگا ضلع سیالکوٹ	x
شکار ضلع گورداسپور	۱	داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ	x	مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ	x
گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	x	چک سکندر ضلع گجرات	۱	عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ	x
ننگل کلاں ضلع گورداسپور	x	سڑوعہ ضلع ہوشیارپور	x	چونڈہ ضلع سیالکوٹ	x
ادرحمہ ضلع سرگودھا	x	گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ	x	لالہ موسیٰ ضلع گجرات	x
تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور	x	سیدوالہ ضلع شیخوپورہ	x	کہنہ پور کشمیر	x
امرتسر	x	شاہدرہ	x	محمد آباد سٹیٹ سندھ	۹
مونگھیرہ اڑیسہ	x	جہلم	x	خانیوالی سیانوالی باجوہ ضلع سیالکوٹ	x
بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں	x	بمبئی	x		
محمود آباد ضلع جہلم	x	کھیوہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ	x	شاہ پور امرگڑھ ضلع گورداسپور	x
گولیکے ضلع گجرات	x	یادگیر دکن	۶	جیندر کے منگوے ضلع سیالکوٹ	x
کنانور۔ مالابار	x	بھیرو چیچی ضلع گورداسپور	۵	ملتان	x
چارکوٹ۔ کشمیر	x	گجرات	x	ناصر آباد سندھ	۱
بھینی بانگر ضلع گورداسپور	۲	کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں	x	پنکال اڑیسہ	x
اٹھوال	x	کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور	x	محوکہ ضلع سرگودھا	x
				پشاور	x

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کی آخری تاریخ

مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت کا داخلہ یکم جون ۱۹۴۶ء تک جاری رہے گا۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ جن احباب کو خدا تعالےٰ نے اپنے بچے خدمت اسلام کے لئے وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ وہ اپنے بچے یکم جون ۱۹۴۶ء سے پہلے پہلے قادیان بھیجدیں ورنہ پھر دوسرے سال تک انہیں انتظار کرنا پڑے گا۔

مدرسہ احمدیہ میں فیس نہیں لی جاتی۔

مدرسہ کا اپنا بورڈنگ ہاؤس ہے جس کا اوسط خرچ آجکل پندرہ روپیہ ماہوار ہے

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

ایک ضروری بات

احباب کو علم ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے رائے دہندگان کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں جو الف کی تیاری اگلے ہفتہ ختم ہو جائیگی۔ اگر آپ نے ابھی تک اس بات کی تسلی نہیں کی۔ کہ آپ کی جماعت کے ان تمام احمدیوں کے جو ووٹر بن سکتے تھے۔ نام سرکاری فہرست میں درج ہو گئے ہیں یا نہیں۔ تو اب بھی وقت ہے۔ کہ آپ اس کام کو سرانجام دے سکیں۔ اگر عہدہ داران نے اس کام میں غفلت سے کام لیا۔ تو وہ بہت بڑے قومی نقصان کا موجب ہوں گے۔ جس کی تلافی بعد میں مشکل ہو جائے گی۔ آپ تمام احمدی ووٹران کی فہرست پہلے خود تیار کر لیں۔ اور پھر اس کے مطابق اپنے پٹواری یا محرر سے سرکاری فہرستوں میں اندراج کرائیں۔ ایک ضروری بات کا خیال رکھا جائے۔ اگر کوئی احمدی ووٹر جو معاملہ گذار یا صاحب جائداد تھا۔ فوت ہو گیا ہے۔ تو اس کے لڑکوں کا نام اس کی جگہ درج کروانا چاہیئے۔ اگر آپ کو اس کام میں کوئی دقت پیش آئے۔ تو فوراً مرکز میں اطلاع دیں۔ تاکہ مرکز آپ کی صحیح رہنمائی کر سکے۔ (ناظر امور عامہ)

میٹرک کا امتحان دینے والے واقفین کیلئے اعلان

جن واقفین نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ وہ نتیجہ نکلنے سے قبل مورخہ ۲۸ مئی کو بوقت دس بجے صبح دفتر تحریک جدید میں تشریف لائیں۔ تا ان کی آئندہ تعلیم کے متعلق فیصلہ کیا جا سکے مندرجہ ذیل طلبہ بھی تاریخ مقررہ پر اور وقت معینہ پر دفتر ہذا میں برائے انٹرویو تشریف لائیں

(۱) محمود احمد صاحب ولد چوہدری بشیر محمد صاحب بورڈر (۲) ناصر احمد صاحب ولد میاں عبدالمجید صاحب دار الفضل (۳) عبدالسلام شاہ صاحب ولد سید مفضل شاہ صاحب۔ دار البرکات (۴) محمد اشرف خان صاحب ولد چوہدری غلام حسین صاحب بورڈر (۵) حبیب احمد صاحب ولد مولوی چراغدین صاحب۔ دار الرحمت (۶) لطف الرحمن صاحب ولد مرزا برکت علی صاحب دار العلوم (۷) سعید اللہ صاحب ولد صوفی حبیب اللہ صاحب۔ دار البرکات (۸) منور احمد صاحب ولد منشی عبدالحمید صاحب دار البرکات (۹) مبارک احمد صاحب ولد قاضی عبدالعزیز صاحب دار البرکات شرقی (۱۰) سعید احمد صاحب ولد شیخ حمید اللہ صاحب بورڈر (۱۱) ہارون الرشید ولد پیر مظہر الحق صاحب دار الرحمت (۱۲) علی محمد صاحب ولد ولی محمد صاحب دار الرحمت (۱۳) منیر الدین طاہر ولد کیپٹن ڈاکٹر بدر الدین صاحب بورڈر (۱۴) عبدالحفیظ صاحب ولد میاں عبدالحی صاحب دار البرکات (۱۵) شمس الحق صاحب ولد سراج الحق صاحب۔ بورڈر (۱۶) عبداللطیف صاحب۔ ولد غلام نبی صاحب۔ دار الرحمت (۱۷) عبدالرحمن صاحب ولد چوہدری عبدالحمید صاحب بورڈر (۱۸) مظہر علی صاحب زبیری۔ بورڈر (۱۹) سید رفیق الدین صاحب بنگالی۔ (۲۰) عبدالباسط صاحب ولد حکیم محمد عبدالصمد صاحب (۲۱) جلال الدین احمد محمود ولد حکیم محمد الدین صاحب دار الشکر (۲۲) مرزا خورشید احمد صاحب ولد مرزا عزیز احمد صاحب (۲۳) شمس الدین صاحب ولد ماسٹر فضل الہی صاحب دار الفضل (۲۴) سید مبشرات احمد معرفت بیگم شفیع احمد صاحب دہلی۔ (۲۵) سعد یق ظفر بابت الانوار۔

مندرجہ بالا واقفین کے سوا اور جن واقفین نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہو۔ وہ بھی ۲۸ مئی کو بوقت دس بجے صبح دفتر تحریک جدید میں پہنچ جائیں۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

اعلان نکاح

عزیزہ امۃ الحی صابرہ بنت عبدالقدوس مالاباری صاحب کا نکاح مولوی غلام سرور صاحب گجراتی طالب علم جامعہ احمدیہ کے ساتھ سات سو پچاس روپے ۷۵۰ روپیہ حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے ۱۹ مئی ۱۹۴۶ء کو مسجد مبارک میں اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ احباب کیلئے دونوں خاندانوں کے واسطے مبارک کرے۔ (محمد صادق)

اعلان

شیخ فضل خالق صاحب مرحوم کی اراضی واقع قادیان کو میری بیگم امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خرید کر لیا ہے سُنا جاتا ہے کہ بعض حصے اس اراضی میں سے ایسے ہیں جن کو بعض احباب خرید کر چکے ہیں۔ لیکن کاغذات مال میں اراضی اِن کے نام داخل خارج نہیں ہوئی۔ پس ایسے احباب کو ۳۱ مئی ۴۶ء سے قبل شیخ فضل خالق مرحوم کے بیع نامے پیش کرکے اپنے حق کو تسلیم کرالینا چاہیئے۔ ورنہ بعد میں اگر کوئی مطالبہ پیش کیا گیا تو اسکو قبول نہیں کیا جائیگا۔ فقط

خاکسار محمد عبداللہ خان
آف مالیر کوٹلہ قادیان

سردرد کے دور کرنے کیلئے اسپرین وغیرہ دل کو کمزور کرنیوالی دواؤں کو چھوڑیئے۔ اور ہمارا تیار کردہ "لال پوڈر" ہمیشہ استعمال کیجئے۔ جو علاوہ سردرد کو فوراً دور کردینے کے دل اور دماغ کیلئے طاقت بخش دوا ہے۔ اگر کچھ عرصہ متواتر اس دوا کا استعمال کیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے عادتی سردرد کی شکائیت ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتی ہے۔ بچوں بڑوں اور عورتوں مردوں سب کیلئے یکساں مفید ہے خوراک کی مقدار ایک دو رتی۔ قیمت فی تولہ پیکٹ ایک روپیہ آٹھ آنے صرف۔ محصولڈاک علاوہ
مینیجر شفاخانہ ویسٹنڈیز۔ قادیان ضلع گورداسپور

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کو دور کرنے کا ایک عملی مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضا رئیسہ کی کمزوری ہوا کرتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے۔ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

اردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں ۱-۰-۰
پیارے امام کی پیاری باتیں ۱-۰-۰
اسلامی اصول کی فلاسفی ۰-۸-۰
نماز مترجم بڑی سائز ۰-۴-۰
ہر انسان کو ایک پیغام ۰-۴-۰
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں ۰-۲-۰
دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ ۰-۲-۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات ۰-۲-۰
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات ۰-۲-۰
مختلف تبلیغی رسالے ۰-۴-۰
ملفوظات امام زمان ۱-۴-۰
۵

جملہ پانچ روپے کا سیٹ معہ ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائیگا۔ ۲/۸ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائیں گی۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن
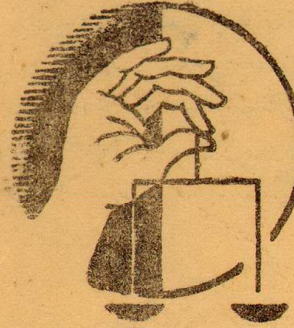
ملک میں ہر آدمی کی پوری ضروریات مہیا کرنے کے لئے کافی غذا موجود نہیں ہے۔ جو کچھ موجود ہے اسمیں سبکو برابری سے حصہ ملنا چاہئے

راشننگ ہی وہ تنہا طریقہ ہے۔ جو کمی کے علاقوں میں آپکے ہم وطن بھائیوں کو احتیاج اور فاقہ کشی سے بچا سکتا ہے۔ اس سے نہ امیر کی حمائیت ہوتی ہے۔ نہ غریب کی جانبداری بلکہ ہر ایک کیلئے ضروری غذا کی ضمانت مناسب قیمتوں پر کردی جاتی ہے۔ آپ اپنے حصے کے ملنے کا پورا یقین رکھ سکتے ہیں۔

اب تک تقریبًا ۱۳ کروڑ انسانوں کی آبادی کیلئے جو شہروں اور گاؤں میں بسی ہوئی ہے راشننگ کیا جا چکا ہے چونکہ اناج کی رسد کم ہے۔ اس لئے راشننگ تیزی کیساتھ دوسرے قصبوں اور علاقوں تک وسیع کیا جا رہا ہے۔ اگر آپ ایمانداری سے راشننگ کے قواعد کی پابندی کریں جو کہ آپ کے تحفظ کے لئے وضع کئے گئے ہیں اور اپنا فرض ایک شہری کی حیثیت سے انجام دیں تو آپ حکومت کو قحط کی وبا سے جنگ کرنے میں مدد دیں گے۔

مناسب قیمتوں پر (R) سب کے لئے غذا

جاری کردہ: فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

سری نگر ۲۱ مئی کشمیر پولیس نے شیخ محمد عبد اللہ صدر جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کو اس بنا پر گرفتار کیا ہے کہ آپ نے اپنی چند تقریروں میں برطانوی گورنمنٹ اور مرحوم مہاراجہ گلاب سنگھ کے ۱۸۴۶ء کے معاہدہ کے ناجائز ہونے پر اعتراض کیا تھا۔ ان تقریروں کو باغیانہ قرار دیا گیا ہے۔ ابھی مزید گرفتاریوں کی بھی توقع ہے۔

سری نگر ۲۱ مئی شیخ محمد عبد اللہ کی گرفتاری کے سلسلے میں آج عوام نے مظاہرہ کیا جس پر ایک برطانوی دستے نے گولی چلا دی۔ ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ مشتعل ہجوم نے سڑکوں پر گڑھے کھود دیئے۔ پلوں کو توڑ دیا اور فوجی دستوں پر سنگ باری کی۔

شملہ ۲۱ مئی - اگرچہ وزارتی تجاویز کے متعلق مسلم لیگ کا آخری فیصلہ ۳ جون کو ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں ہوگا۔ تاہم امید کی جاتی ہے کہ مسلم لیگ برطانوی تجاویز کو بالکل نامنظور نہیں کرے گی بلکہ بعض امور کی وضاحت طلب کرے گی۔ غالباً آج ہی مسٹر جناح ایک بیان جاری کریں گے۔

دہلی ۲۱ مئی - کل کے فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں آج دو اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔ شہر کے فساد زدہ رقبہ میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے اس وقت تک دو اشخاص ہلاک اور آٹھ زخمی ہو چکے ہیں

عمان ۲۱ مئی - معلوم ہوا ہے کہ ہفتہ کے روز مشرق اردن کی لیجسلیٹو کونسل میں مشرق اردن کے آزاد ہو جانے کا باقاعدہ اعلان کر دیا جائیگا اور اس روز امیر عبد اللہ تخت نشین ہو جائیں گے۔

سری نگر ۲۱ مئی حکومت کشمیر نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ شیخ محمد عبد اللہ اور ان کی پارٹی کے دیگر ممبروں کو ان تقریروں کی بنا پر گرفتار کیا گیا ہے جن میں لوگوں کو موجودہ حکومت کا تختہ الٹنے اور مہاراجہ سے وفاداری ختم کر کے ریاست سے نکل جانے پر اکسایا گیا تھا۔ چونکہ گرفتاری کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں نے تشدد سے کام لیا تھا۔ اس لئے فوج کو حفاظت خود اختیاری کے طور پر گولی چلانا پڑی۔

طہران ۲۱ مئی - حکومت ایران نے آذربائیجان پر حملہ کرنے کی تردید کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ طہران سے ایرانی فوج کے کمانڈروں کو حملہ کرنے کے کوئی احکام جاری نہیں کئے گئے

لنڈن ۲۱ مئی مسٹر ہربرٹ موریسن امریکہ میں خوراک کے افسروں سے بات چیت کرنے کے بعد واپس برطانیہ آ رہے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں بتایا کہ کینیڈا نے خوراک کے سلسلے میں برطانیہ کی اچھی خاصی مدد کی ہے۔

اسکندریہ ۲۱ مئی - برطانوی حکام نے اعلان کیا ہے کہ حال ہی میں اسکندریہ میں جو بلوے ہوئے ہیں ان میں مصری پولیس نے غیر ذمہ داری سے کام لیا ہے۔ اس وقت تک اس نے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا جب تک کہ مظاہرین اپنے ارادوں میں کافی حد تک کامیاب نہیں ہو گئے۔

لنڈن ۲۱ مئی مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کے لئے عنقریب عرب۔ یہود اور برطانیہ پر مشتمل ایک گول میز کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔

شملہ ۲۲ مئی - آج مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے دو ہزار الفاظ پر مشتمل ایک بیان دیا۔ جس میں آپ نے وزارتی مشن کی تجاویز پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ گو ان تجاویز کے متعلق قطعی فیصلہ کرنے کا اختیار تو مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی اور کونسل کو حاصل ہے۔ لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ان تجاویز میں آزاد پاکستان کے مطالبہ کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ مسلم لیگ اب بھی اس رائے پر مضبوطی سے قائم ہے کہ ہندوستان کی آئینی گتھی کو سلجھانے کا واحد طریق یہی ہے۔ کہ پاکستان کے مطالبہ کو تسلیم کر لیا جائے۔ وزارتی وفد نے ایک طرف تو پاکستان قائم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور دوسری طرف اس نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے تمام اہم تمدنی۔ مذہبی۔ اقتصادی اور دوسرے معاملات پر پورا اختیار حاصل ہو یہ دونوں باتیں آپس میں بالکل متضاد ہیں۔ وفد کی یہ تجویز بھی گول مول اور بے اثر ہے کہ مرکزی اسمبلی میں کسی فرقہ وارانہ مسئلہ کا فیصلہ کرنے کے لئے ضروری ہوگا کہ دو بڑے فرقوں کے نمائندوں کی اکثریت اس کے حق میں رائے دے۔ بھلا یہ فیصلہ کون کرے گا کہ کونسا معاملہ فرقہ وارانہ ہے اور کونسا نہیں۔ اسمبلی کے ۲۹۲ ممبروں میں سے صرف ۷۸ ممبر مسلمان ہوں گے گویا ہندوؤں کو اتنی واضح اکثریت حاصل ہوگی کہ وہ جو چاہیں فیصلہ کر سکیں گے۔ ریاستی نمائندوں میں سے بھی اکثر ہندو ہوں گے اس وجہ سے ان کی تعداد میں اور بھی اضافہ ہو جائے گا اور مسلمانوں کی آواز بالکل بے اثر ہو کر رہ جائے گی۔

واشنگٹن ۲۱ مئی - ایک فوٹو گرافی کی نئی مشین ایجاد کی گئی ہے جس میں آئینے لگائے گئے ہیں۔ اس مشین کی مدد سے کسی [illegible] کے دونوں اطراف کا فوٹو بیک وقت لیا جا سکتا ہے

لنڈن ۲۱ مئی - پروفیسر ہیرلڈ لاسکی صدر برٹش لیبر پارٹی نے وزارتی تجاویز پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی نئی عارضی گورنمنٹ کو وہی درجہ حاصل ہوگا۔ جو دیگر نو آبادیاتی حکومتوں کو حاصل ہے۔ برطانوی حکومت اور گورنر جنرل نئی وزارت کے حق میں اپنے تمام اختیارات سے دستبردار ہو جائیں گے۔ اس سکیم کے ذریعہ سے ایک سرمایہ دار طاقت نے بغیر جبر و تشدد کے اپنے سارے اختیارات منتقل کر دینے کی ایک عظیم الشان مثال قائم کی ہے۔

نئی دہلی - ۲۱ مئی - برطانوی مشن کی لنڈن کو روانگی میں کافی تاخیر ہو جانیکا امکان ہے۔ کیونکہ اسے لیگ کے ردعمل کا ۶ جون سے قبل علم نہیں ہو سکیگا۔ لیگ غالباً مندرجہ ذیل تین نکات کی وضاحت کے بعد قطعی فیصلہ کرے گی (۱) مرکز کو کس حد تک ٹیکس لگانے کا اختیار ہوگا۔ (۲) نمائندہ اسمبلی کے لئے بلوچستان کے نمائندے کس طرح منتخب کئے جائیں گے۔ (۳) صوبائی نظام کو چلانے کے لئے جو فوجیں رکھی جائیں گی۔ ان میں مرکز کس حد تک مداخلت کرے گا۔

نیو یارک ۲۱ مئی - کل رات ایک فوجی ہوائی جہاز ایک بنک کی ۵۹ ویں منزل کے ساتھ ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا جس سے چار اشخاص ہلاک ہو گئے۔

لنڈن ۲۱ مئی - پارلیمنٹ میں ایک ممبر کی طرف سے یہ مطالبہ پیش کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے تازہ تغیرات کے پیش نظر وہاں سے تمام یورپین عورتوں اور بچوں کو نکال لیا جائے۔

لاہور ۲۱ مئی - سونا ۱۰۴/۸/- چاندی ۱۵۸/- پونڈ ۶۹/- روپے

امرتسر ۲۱ مئی - سونا ۱۰۷/۱۲/ روپے -

پیرس ۲۱ مئی - فرانس نے اعلان کیا ہے کہ وہ بحرالکاہل میں اپنا کوئی مقبوضہ علاقہ امریکہ کے حوالہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ اعلان اس امکان کی پیش قدمی کے طور پر کیا گیا ہے کہ امریکہ فرانس سے بحرالکاہل کے فرانسیسی مقبوضات حاصل کرنے کا مطالبہ نہ کرے۔

نئی دہلی ۲۱ مئی - گرمی کی شدت کی وجہ سے سر سٹیفورڈ کرپس کی طبیعت علیل ہو گئی ہے۔ [illegible]